عبداللطیف خالد چیمہ

مولانا شمس الرحمٰن معاویہ کی شہادت!

6؍دسمبر کو چنیوٹ میں جمعۃ المبارک کے بیان اور نماز سے فارغ ہو کر دفتر میں ہی مولانا شمس الرحمٰن معاویہ کی شہادت کی المناک اطلاع ملی۔انا للہ وانا الیہ راجعون! اگلی مصروفیت منسوخ کر کے وہیں سے لاہور روانگی ہوئی اور اگلے روز نماز جنازہ میں شرکت کا موقع بھی ملا۔

ذاتی واجتماعی حادثات اور داغ مفارقت دے جانے والوں کے غم میں، عموماً میں اپنے آپ پر قابو رکھتا ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ مولانا شمس الرحمٰن معاویہ کی جدائی کے غم نے اب تک نڈھال کر رکھا ہے۔مولانا مرحوم بچپن میں ہی شجاع آباد سے لاہور منتقل ہو گئے تھے۔حفظِ قرآن پاک اپنے ماموں کے پاس حفظ کیا اور پھر جامعہ اشرفیہ لاہور سے فراغت حاصل کی۔سپاہ صحابہ سے منسلک ہوئے اور بتدریج پنجاب کے صدر منتخب ہوئے۔رفتہ رفتہ دینی وقومی حلقوں میں اہلسنت والجماعت کے ایک منجھے ہوئے معتدل مزاج رہنما کے طور پر پہچانے جانے لگے۔تمام دینی حلقوں میں یکساں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے، مزاج دھیما مگر صاحب بصیرت ایسا جامع الصفات شخص اب دور دور تک نظر نہیں آتا۔منافقت، جھوٹ اور فریب سے کوسوں دور، دلیل سے نظریات کی جنگ لڑنے والا بہادر انسان شمس الرحمٰن معاویہ شہید۔

سوچتا ہوں وہ بھی کفر و رِفض کی دہشت گردی کا شکار ہو گئے تو اب پیچھے کیا بنے گا؟۔کیا ہم اِسی طرح گاجر مولی کی طرح کٹتے رہیں گے اور ہمارا کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا؟۔شمس الرحمٰن صرف سپاہ صحابہ کا جرنیل نہیں تھا وہ تحریک ختمِ نبوت، تحریک ناموس رسالت اور دفاع پاکستان کے لیے منعقد ہونے والے ہر اجلاس اور اجتماع کا ایک کردار ہوتا تھا۔رَدِ رفض پر جتنا علمی کام ہو رہا ہے وہ اس کی خبر رکھتا اور آگے بڑھاتا۔متحدہ تحریک ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان کا بانی رہنما اور اس کام کے لیے لاہور میں ہماری سرگرمیوں کا اِنتہائی مُعتمد ساتھی بھائی اور جانثار و باوفا شمس الرحمٰن کامیاب وکامران ہو کر رتبہ شہادت پا گیا۔وہ چاہتا بھی یہی تھا کہ میں اللہ کے حضور شہادت کا کفن پہن کر جاؤں۔اُس کے دامن پر کوئی داغ یا دھبہ نہیں۔اُس کے قاتل وہی ہیں جو ذُوالنورین رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے۔وہ کتنے بھی چھپ جائیں ایک نہ ایک دن ظاہر ہو کر رہیں گے اور اپنے انجام تک پہنچیں گے اُن کو چھپانے والے کوئی بھی ہوں اُن کو کبھی چین نصیب نہ ہوگا اور

بہار آئے گی بے اختیار آئے گی

تعلیم القرآن راولپنڈی اور شمس الرحمٰن شہید کے حادثات نے ہم کو مجبور کر دیا ہے کہ اپنی صف بندی نئے طور پر کریں۔